بسمِ تعالیٰ

کوئی حسین سے پوچھے کہ تشنگی کیا ہے

کوئی حسین سے پوچھے کہ تشنگی کیا ہے۔۔۔ بتایا ہم کو شہیدوں نے زندگی کیا ہے
اصغر کی لاش ہاتھوں پہ مولا لیئے ہوے۔۔۔ بے بسی خود کہتی ہے کہ بے بسی کیا ہے
قدموں کو شہ کے چوم کر آشور کی صبح۔۔۔ حُر نے ہمیں بتایا رہِ جنتی کیا ہے
گردن میں طوق اور ہیں پاؤں میں بیڑیاں۔۔ بیمار سے پوچھے نہ کوئی بیکسی کیا ہے
وہ شام کا بازارِ اور زینب ہیں بے رِدا ۔۔۔ عابد ذرا بتائیں کہ بے حرُمتی کیا ہے
صبرو رضا کی آخری منزل حسین ہیں ۔۔۔ ہم کو سبق ملا کہ خدا آگہی کیا ہے
کنبہ لٹایا اور ہیں سجدے میں شکر کے ۔۔۔ مولا ہمیں بتاتے ہیں کہ بندگی کیا ہے
دربار میں یزید کے زینب نے یہ کہا ۔۔۔ تجھ کو بتاؤں وقعتِ آلِ نبی کیا ہے
حُبِ خدا میں سر دیا ابرو پہ بل نہ تھا۔۔۔ قُربانیِ عظیم اے مومن یہی کیا ہے
مومن غمِ حسین میں آنسوں جو ہیں رواں۔۔۔ قربانیِ حسین کا مقصد یہی کیا ہے
ہو کربلا دوبارہ یہ ممکن نہیں سابقؔ ۔۔۔ نیزہ پہ سرحسین کا آہ بیکسی کیا ہے

سید حسن اختر سابقؔ
آسٹن، ٹکساس